2007
On the Occasion of 150th Anniversary
of the War of Freedom (1857)
داستانِ غدر
ظہیر دہلوی
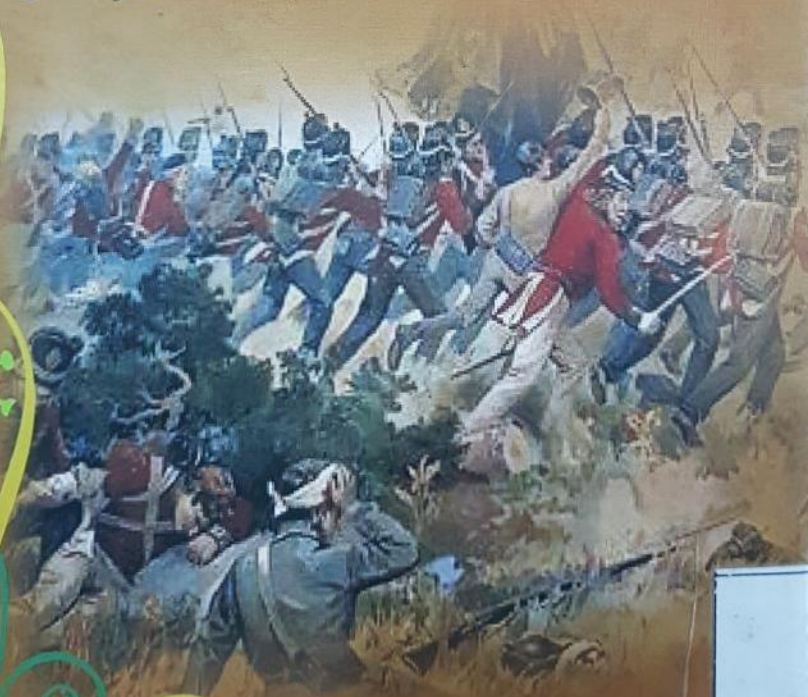
رکھو۔تم جانو یہ لوگ جانیں۔ ہاں ایک امر میرے اختیار میں ہے۔ البتہ وہ ممکن ہے کہ میں تمہارے درمیان میں ہو کر انگریزوں سے تمہاری صفائی کرا سکتا ہوں۔تم ابھی یہیں ٹھہرے رہو۔ میں نے صاحب ریذیڈنٹ کو بلوایا ہے۔ وہ میرے پاس آنے والے ہیں۔ پہلے میں ان سے دریافت کرلوں۔ان کی زبانی مجھے حالِ فتنہ وفساد معلوم ہوجائے گا اور خدا چاہے تو میں اس فساد کو رفع دفع کرادوں گا۔غرض کہ یہ گفتگو ہنوز ناتمام تھی کہ فریزر صاحب ریذیڈنٹ بہمراہی قلعہ دار صاحب داخل دیوان خاص ہوگئے۔خواجہ سرا جاکر آداب کورنش بجالایا۔اندر سے حکم آیا کہ دونوں صاحب محل میں حاضر ہوں۔اس وقت صاحب ریذیڈنٹ بہادر قلعہ دار صاحب اور احسن اللہ خاں اور محبوب علی خاں ہر چہار اشخاص محل شاہی میں داخل ہوئے۔

ریذیڈنٹ کی باریابی

حضور پُرنور: کیوں بھئی۔ یہ کیا فتنہ وفساد برپا ہوگیا۔ یہ مذہب کا جھگڑا کیسا اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ مقدمہ دین آئین کا ہے۔تعصب مذہبی بہت بری شے ہے۔اس میں اکثر سلطنتیں معرض زوال میں آگئی ہیں۔لاکھوں آدمیوں کا کشت وخون ہوگیا ہے۔اس فتنہ کا جلد انسداد ہونا واجب ہے

سرِ چشمہ شاید گرفتن بہ میل   چوپُر شد نشاید گذشتن بہ پیل

مبادا فتنہ وفساد ہندوستان میں عالمگیر ہوجائے اور لاکھوں آدمیوں کا کشت وخون ظہور میں آئے اور انتظام مالی و ملکی میں فرق واقع ہو۔ بنا بنایا کام بگڑ جائے۔ جہاں تک ممکن ہو نرمی اور آشتی سے کام نکالا چاہیے۔ یہ لوگ جاہل ہیں۔ فرقہ سپاہ جاہل ہوتا ہے۔ان سے تھپک کر کام نکلنا چاہیے اور ان کو ہدایت کرو کہ یہ لوگ اس فتنہ وفساد سے باز آئیں۔ جائے تعجب ہے کہ تم کو اس معاملہ کی اب تک خبر نہیں۔

صاحب ریذیڈنٹ بہادر نے کہا حضور غلام کے پاس شب کے گیارہ بجے سوار نے چٹھی لاکر دی۔ مجھ کو چونکہ اس وقت نیند کا غلبہ تھا۔ میں سمجھا کوئی معمولی چٹھی ہے۔اس وقت کچھ خیال نہ کیا۔ پاکٹ میں ڈال کر سو رہا۔صبح کہ جب حضوری سوار میرے پاس پہنچے' اس وقت میں نے چٹھی پڑھی تو حال معلوم ہوا۔حضور کچھ اندیشہ نہ فرمائیں' خاطر جمع رکھیں۔ بلوائی لوگ ہے' کیا کرسکتا ہے۔حضور کے اقبال سے سب رفع دفع ہوجائیں گے۔ غلام باہر جاکر ابھی ان کو فہمائش کرتا ہے۔خدا چاہے تو فساد بڑھنے نہ پائے گا۔ یہ عرض کرکے صاحب ریذیڈنٹ بہادر محل سے برآمد ہوئے۔تسبیح خانہ کے صحن میں کٹہرے کے برابر کھڑے ہوئے حاضرین دربارِ شاہی سب برابر صف باندھے ہوئے کھڑے ہیں۔دربار کی جانب سب کا رخ ہے۔حکیم احسن اللہ خاں بہادر کے لڑے ایستادہ' قلعہ دار صاحب بھی موجود ہیں۔

ریذیڈنٹ باغیوں کے سامنے

صاحب ریذیڈنٹ بہادر: کیوں بابا لوگ! یہ کیا فتنہ وفساد تم نے برپا کردیا؟ ہم لوگوں نے تم لوگوں کو روماں سے

پونچھ کر تیار کیا ہے۔ ہم کو یہ دعویٰ تھا کہ اگر روس ہندوستان کی طرف پاؤں بڑھائے گا تو ہم سرحد پر اس کا سر توڑیں گے اور اگر ایران پیش قدمی کرنے کا ارادہ کرے گا تو ہم اس کو وہیں پسپا کریں گے۔ اگر کوئی سلطنت ہندوستان کی طرف رخ کرے گی تو اس کو دنداں شکن جواب دیں گے۔ یہ خبر نہ تھی کہ ہماری فوج ہمارے ہی مقابلہ کو تیار ہو گی۔ کیوں بابا لوگ! شرطِ نمک خواری یہی تھی کہ آج تم ہمارے مقابلہ کو تیار ہو؟ ہم نے تم کو اسی واسطے کروڑ ہا روپیہ صرف کر کے تیار کیا تھا؟

سواران فوج باغیہ: غریب پرور! حضور سچ فرماتے ہیں' اس میں کوئی شک نہیں سرکار نے ہم لوگوں کو اسی طرح پالا اور پرورش کیا ہے۔ سرکار کے حقوق نمک ہم نہیں بھولیں گے مگر ہم لوگوں نے آج تک سرکار کی کوئی نمک حرامی نہیں کی۔ جہاں سرکار نے ہم کو جھونک دیا' ہم آنکھیں بند کر کے آگ میں پانی میں کود پڑے۔ کچھ خوف جوکھوں کا نہ کیا۔ سر کٹوانے میں کہیں دریغ نہیں کیا۔ کابل پر ہمیں لوگ گئے۔ لاہور ہمیں لوگوں نے فتح کیا۔ کلکتہ سے کابل تک ہمیں لڑے بھڑے' سر کٹوائے' جانیں دیں اور حق نمک ادا کیا۔ اب جبکہ تمام ہندوستان پر سرکار کا قبضہ ہو گیا تو سرکار ہمارے دین آئین کے درپے ہوئی۔ ہمیں کرسٹان بنانا چاہا۔ ہم سے ٹوٹا کٹوانے کو کہا تو ہم لوگ اپنے دین آبائی کو چھوڑ کر کس طرح بے دین ہو جائیں؟ ہم کو مر جانا قبول ہے مگر دین سے بے دین نہ ہوں گے۔ اب سرکار جو چاہے ہمارا کرے' ہم سب مرنے پر تیار ہیں اور ہم اپنے کو اس وقت تک مردہ تصور کر چکے ہیں کہ جس وقت جیل خانہ توڑ کر افسروں کو برآمد کیا۔

صاحب ریذیڈنٹ بہادر: سنو سنو بابا لوگ! تم اس خیال کو جانے دو اور ہمیں مارنے سے باز آؤ' اب تم کو کوئی نہیں مارے گا۔ ہم بیچ میں پڑے ہیں اور ضامن ہوتے ہیں اور خدا کو گواہ کرتے ہیں اور خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم تم سے دغا نہ کریں گے اور تمہارے حق میں انصاف کریں گے اور ان لوگوں کو سزا دلوائیں گے جنھوں نے یہ فتنہ برپا کرایا ہے اور وہ لوگ سزایاب ہوں گے اور سب کے سب ٹھیک کیے جائیں گے۔ اب تم مار کٹائی ترک کرو اور لوٹ مار سے باز آؤ اور بادشاہ سلامت کا بھی یہی حکم ہے کہ تم لوگ دین پر پھرے ہو۔ ہم تمہارے دین کا بندوبست کرا دیتے ہیں۔ تم کشت وخون سے باز آؤ اور بادشاہ صاحب خود درمیان میں پڑے ہیں۔

باغیہ فوج: غریب پرور! ہم کو سرکار کے قول کا بھروسہ نہیں معلوم ہوتا۔ سرکار نے اکثر جائے دھوکہ دے کر ملک گیری کی ہے۔ آج تو ہم سرکار کی اطاعت قبول کریں' کل سرکار ہم کو پکڑ کر پھانسی پر کھینچ دے۔ ایسی حالت میں ہم کو بھنگی کے ہاتھ سے پھانسی کھانے سے تلوار کے منہ سے مرنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

صاحب ریذیڈنٹ بہادر: نہیں نہیں تم لوگ ایسا ہرگز خیال نہ کرو' ہم انجیل پر ہاتھ دھر کے کہتا ہے کہ ہم تم سے ہرگز ہرگز دغا نہ کریں گے اور بادشاہ صاحب کا بھی فرمانا یہی ہے۔

اس میں اکثر جو سمجھدار تھے' انھوں نے کہا' ہاں صاحب بہادر سچ تو فرماتے ہیں۔ جس طرح صاحب بہادر فرمائیں' قبول کرنا چاہیے مگر بعض جہال نافہم جن کے سر پر مظالم کا بھوت سوار تھا اور موت دامنگیر تھی' وہ بولے کہ انگریز لوگوں کے قول وقسم کا اعتبار نہیں۔ یہ لوگ قول دے کر پھر جاتے ہیں۔ یہ لوگ عیسائی ہیں۔ ان میں باہم تکرار ہونے لگی۔